عورتوں کو ویلے دے دے کے بدمعاش ایک دوسرے کے ہاتھ نیلام کرتے ہیں اور کبھی برسرِ عام انھیں برہنہ کر دیا جاتا ہے، اس حال میں بعض شرفا کی عورتوں نے اپنی عصمتوں کی حفاظت کے لیے چھتوں سے کود کر یا کنوئیں میں گر کر جانیں دیدی ہیں۔ یہ میرا آنکھوں دیکھا واقعہ ہے کہ ایک اعلیٰ گھرانہ پر جب اشرار کا حملہ ہوا تو صاحب خانہ نے گھر کی چھوٹی بڑی ساری عورتوں کو صحن کے کنوئیں میں گر کر مر جانے کا حکم دیا، ور مستورات نے اس کی تعمیل کی، اس کے بعد صاحب خانہ بدمعاشوں کے غول کے سامنے تنہا مقابلہ کے لیے ڈٹ گئے اور پنتیس کی جان لے چکنے کے بعد خود بھی شہید ہو گئے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ ہم کو بھی یہی حالت پیش آجائے تو کیا یہی طریقہ اختیار کرنا مناسب ہوگا؟

جواب:۔ جن مستورات نے اس طریق سے جانیں دی ہیں، ان کے متعلق تو کوئی کلام کرنا ہمارا کام نہیں ہے، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ ان کا اس طرح مرنا کیا نتائج رکھتا ہے خدا ان کی مغفرت فرمائے۔ اصولاً ہمیں یہ معلوم ہے کہ خودکشی کی موت مرد اور عورت دونوں کے لیے ممنوع قرار دی گئی ہے۔ جس واقعہ کا آپ نے ذکر کیا ہے، اس میں جو صورت خود صاحب خانہ نے اختیار کی تھی۔ دراصل وہی گھر کی مستورات کے لیے بھی صحیح تھی۔ اسلام کا تقاضا مسلمان مردوں کی طرح مسلمان عورتوں کے لیے بھی یہی ہے کہ وہ جان یا مال یا عصمت پر حملہ کرنے والے دشمن کی پوری قوت سے مزاحمت کریں، چاہے ان کی قوت کتنی ہی کم ہو اور مقابلہ کی جو بھی صورت اختیار کرنی ممکن ہو، اسے اختیار کریں، تاآنکہ ان کی زندگیاں ختم ہو جائیں یا وہ دوسروں کے پنجۂ ظلم میں اسیر و بے بس ہو کے رہ جائیں۔ قوت اور تدبیر دونوں کے ذریعہ پورا مقابلہ کرنے کے بعد اگر کوئی عورت کسی بدمعاش کے ہاتھ سے اپنی آبرو نہ بچا سکے تو عنداللہ وہ بری الذمہ ہے اور اگر حملہ آور کے ہاتھ سے اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ شہید ہے۔

اسلام جہاں اس پر زور دیتا ہے کہ دوسروں پر دست تعدی دراز نہ کیا جائے وہاں وہ یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اگر کوئی ظالم آپ پر حملہ آور ہو تو اس کا مقابلہ کرنے میں قوت کی آخری رمق تک صرف کی جائے۔ اس کے بعد اگر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو معذوری اور بے بسی ہے۔ یہ مطالبہ مرد اور عورت، بوڑھے اور جوان،